سوال

(109) سیدنا طلق بن علی کے واقعہ کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا طلق بن علی کے واقعہ کی حقیقت بیان کریں؟

عام طور پر ذکر واذکار کے موضوع پر مطبوعہ کتب میں ایک روایت درج ہوتی ہے کہ سیدنا طلق فرماتے ہیں کہ ایک شخص سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کا مکان جل گیا۔ انہوں نے فرمایا نہیں جلا پھر دوسرے شخص نے یہی خبر دی تو فرمایا: نہیں جلا پھر تیسرے شخص نے آکر کہا:

کہ اے ابودرداء! آگ کے شرارے بہت بلند ہوئے مگر جب آپ کے مکان تک آگ پہنچی تو بجھ گئی فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کرے گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے شام تک اس کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی میں نے صبح یہ کلمات پڑھے تھے اس لئے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

"اللھم أنت ربی لاالٰہ إلاأنت، علیک توکلت، وأنت رب العرش العظیم، ماشاء اللہ کان ومالم یشألم یکن، لاحول ولاقوۃ إلاباللہ العلی العظیم، أعلم أن اللہ علی کل شیء قدیر، وأن اللہ قد أحاط بکل شیء علماً، اللھم إنی أعوذبک من شر نفسی ومن شر کل دابۃ أنت آخذٌ بناصیتھا، إن ربی علی صراط مستقیم"

دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا یہ واقعہ صحیح و درست ہے اور اس روایت کی کیا حیثیت ہے؟ (مولوی محمد اسماعیل سلفی آرائیاں والا گاؤں کنگن پور ضلع قصور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی (57، 58) کنز العمال (3583) الاسماء والصفات للبیہقی 270، 1/269 کتاب الاذکار للنووی (248) ص 116 میں موجود ہے اس کی ایک سند میں الاغلب بن تمیم ہے۔ جسے امام احمد، ابن حبان اور امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

(التاریخ الصغیر 2/216 کتاب المجروحین 175/ اور امام بخاری جسے منکر الحدیث قرار دیں اس سے روایت لینا حلال نہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں:

"کل من قلت فیہ منکرالحدیث فلا تحل الروایۃ عنہ"

(میزان الاعتدال 2/1602/6 قواعد فی علوم الحدیث ص 258 طبقات الشافعیہ الکبری للسبکی 2/9 الرفع و التکمیل ص 208 فتح المغیث للسخاوی 1/400 تدریب الراوی 1/349)

ہر وہ شخص جس کے متعلق میں "منکر الحدیث" کہوں اس سے روایت حلال نہیں۔ دوسری سند میں معان ابو عبداللہ اور اس کا استاذ دونوں مجہول راوی ہیں لہذا یہ روایت درست نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب الجامع۔ صفحہ 545

محدث فتویٰ